آئینہ دیوبند

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ، وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ﷺ

چونکہ آئینہ دیوبند، آئینہ شیعہ نُما و آئینہ مودودی نُما فوراً تیار کر لیا گیا تھا، لیکن چونکہ عقائد و مسائل فرقہ دیوبند پر فقیر کی دیگر تصانیف شائع ہو چکی تھیں اسی لئے اس کی اِشاعت (چھپائی) میں غیر معمولی تاخیر ہوئی لیکن یہ تاخیر مُضِرْ (نقصان دہ) بھی نہیں اس لئے کہ بیمار کا علاج جب بھی بروقت ہے بے وقت نہیں۔

حوالہ جات فقیر نے خود اصل کتابوں سے دیکھ کر نقل کرائے۔ اس سے مقصد صرف اتنا ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں کے مکر و فریب سے عوام محفوظ ہو جائیں۔ اہلِ اسلام کو معلوم ہونا چاہیے کہ دیوبندیوں، وہابیوں ایسے ہی دیگر جملہ بدمذاہب سے ہمارا ذاتی کوئی اختلاف نہیں، محض دینِ اسلام بالخصوص امام الانبیاء، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ناموس و عزت کی وجہ سے ہے۔ فقیر کے پیش کردہ حوالہ جات اصل کتب سے دیکھ کر فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ بیانات نبوت کی گستاخی ہے یا نہیں اگر ہے، اور یقیناً ہے۔ تو پھر غیرت کا ثبوت دیجئے کہ اِن سے دور رہنے کی کوشش فرمایئے۔ یہ لوگ دینِ اسلام کی باتوں میں پھنسا کر گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ مختلف روپ دھارتے ہیں، کبھی بستر اُٹھا کر، کبھی رجسٹر میں نام درج کرا کر، کبھی دفتر میں لے جا کر۔ حضور نبی پاک ﷺ نے اِن کی نشانیاں اور علامات بتا کر اُمت کو بار بار تکرارِ نہایت، اُسی شدید تاکید سے اُن سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔

تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "دیوبندی وہابی کی نشانی رسول اللہ ﷺ کی زبانی"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ، وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

پیش لفظ

فقیر اُویسی غُفِرَلَہٗ "گلزارِ خلیل" کی تقریر سے فراغت پا کر حضرت پیر محمد ابراہیم صاحب (مدظلہ) کے مکان پر آرام کے لئے واپس ہوا تو مولوی محمد عظیم صاحب ملے جنھوں نے کنری (سندھ) ضلع تھرپارکر کی دعوت کی کیونکہ اُن حضرات کا طریقہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کے جلسہ پر جو عالمِ دین تشریف لاتے ہیں وہاں سے تقریر کے لئے کنری جانا پڑتا۔ یہاں پر پیر صاحب موصوف کے مرید بکثرت ہیں اور اَہلِ سنت کا غلبہ ہے مولانا محمد صاحب خطیب ہیں اُن کے اہتمام سے مدرسہ جاری ہے اور جامع مسجد کے خطیب بھی آپ ہیں۔ یہاں کے نوجوان بہت بڑے بیدار ہیں صبح پہنچتے ہی یہ حالات معلوم ہوئے۔ فقیر نے آرام کیا عشاء کے بعد جامع مسجد کی بالائی منزل پر تقریر ہوئی۔ اُسے فقیر نے مرتب کیا تھا اور اس کا خلاصہ حوالہ جات مولانا محمد رمضان چشتی سے لکھوائے۔

"گلزارِ خلیل حضرت پیر محمد ابراہیم جان مجددّی (مدظلہ) کی رہائش گاہ کا نام ہے، جس کی تفصیل فقیر نے فیض الجلیل عُرف "آئینہ شیعہ نما" میں لکھ دی ہے۔ بعض جاہلوں نے "فیض الجلیل فیما یتعلق بگلزار خلیل" پر اعتراض کیا کہ عربی میں گاف نہیں؟ اُنھیں یہ معلوم نہیں کہ اَسماء (ناموں) میں اصلی الفاظ کو باقی رکھنا جائز ہے وغیرہ۔ یاد رہے کہ اعتراض بہاول پور کے دیوبندی مولویوں نے کیا تھا۔ ایسے ہی فقیر کی ایک عربی تصنیف میں لفظِ بہاول پور لکھنے پر ملتان کے بعض عُلَمانے اعتراض کیا اُسے کیا کہا جائے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ! خطبہ مسنونہ۔ قارئین کرام! **اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ**

حضرات! آج مجھے اَحبــاب (دوستوں) نے جو موضوع مُنتخب (خاص) کر کے دیا ہے کیا آپ بھی اُس موضوع کو چاہتے ہیں؟ وہ ہے "دیوبندی فرقہ کے عقائد و مسائل کی بلا تبصرہ تفصیل" سب نے "ہاں" بیک (ایک آواز میں) آواز کہا۔

حضرات! میں اِس موضوع کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اگر چہ میرا پروگرام کچھ اور تھا لیکن آپ نے مجبور کر دیا اِسی لئے کچھ عرض کرنا پڑا، آپ کی مجبوری بھی بجا (درست ہے) کہ آپ کے سٹیج سیکرٹری (Stage secretary) نے مجھے ایک تحریر لکھ کر دی ہے کہ اِن دنوں یہاں دیوبندی فرقہ کے چند شر پسند مولوی (یہ مولوی عبد الشکور اور اُس کے رُفقاء تھے) نے فقیر کو مناظرہ کا چیلنج کیا۔ ہزاری تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ فقیر نے چیلنج قبول کر لیا۔ وہاں یہ مولوی میدان میں نہ اترا۔ بُری طرح چوری چھپے نکل گیا پھر علی پور فقیر پر مُقدّمہ کرایا، چند دنوں کے بعد مر گیا۔ تفصیل دیکھئے "مناظرے ہی مناظرے آئے" اور اُنہوں نے اَہْلِ سنّت کے خِلاف زہر اُگلا اور یہ اُن کی عادت ہے اور نہ صرف اَصــاغِر (چھوٹوں) بلکہ اُن کے اکابِر (بڑوں) کا بھی یہی حال ہے۔ چند حوالہ جات سُنیئے:

گالی ھی گالی: یہ لوگ بڑے معصوم بن کر تاثر دیتے ہیں کہ ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے لیکن یہ حوالہ جات بتاتے ہیں کہ یہ ایسے سبی ہیں کہ جن کو شیعہ سُن کر بھی پناہ مانگتے ہیں۔

نمبرشمار	حَوالہ جات	نامِ کُتُب
۱	اُن (بریلویوں) پیٹ کے کتوں نے شروع شروع میں اکبر کے دور میں بھی خوب مزے کئے۔ [1]	آئینہ صداقت، ص ۲۳
۲	اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔	افاضاتِ یومیہ، ص ۱۸۵ جلد ۳
۳	نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک اُس کو کافر کہو۔	جواہر القرآن، ص ۴۷
۴	کوئی قادری، کوئی سہروردی، کوئی نقشبندی، کوئی چشتی ہے (اِلٰی اَنْ قَالَ) یہود و نصاریٰ کی طرح۔ [2]	تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص ۷۹
۵	یہ (بریلوی) تو مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے۔	بریلوی مذہب، ص ۱۸

نوٹ: ان پانچ حوالوں پر اِکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ "سنی وہابی یا رافضی" میں ہے۔

غور فرمایئے کہ ان پانچ حوالوں میں کیا کیا کہا ہے:

(۱) پیٹ کے کتے (۲) غیر مسلم (۳) کافر (۴) یہودی (۵) نصرانی (۶) مرزائیوں سے بڑھ کر۔ انصاف فرمایئے۔

گستاخی تونھیں: ان کی تحریریں شاہد ہیں، یہ لوگ ہمیں مشرک و بدعتی کہتے نہیں تھکتے اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا البتہ ان کو مبارک ہو کہ یہی دو گالی گذشتہ زمانہ میں ہمارے آقاؤں یعنی نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے محبوب وارثوں کو بھی کہا گیا۔

---

[1] (آئینہ صداقت از فیروز الدین روحی، سید محمد جونپوری اور شیخ علائی کے ذریعہ کتاب و سنت کی اشاعت، ص 42، مکتبہ معاویہ، لیاقت آباد، کراچی)

[2] (تذکیر الاخوان از اسماعیل دہلوی، ، ص 5، مطبع فاروقی دہلی، کراچی)

٦	منافقین نے نبی اکرم ﷺ پر شرک کی تہمت لگائی۔[3]	روح البیان، ص ۵ تحت آیت مَن یُطِعِ الرَّسُولَ الخ
۷	کافروں نے نبی اکرم ﷺ پر بدعت کی تہمت لگائی۔[4]	مظھری، ۲٦ تحت آیت قُلْ مَا کُنتُ بِدْعًا۔ خازن وغیرہ
۸	شرپسندوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بدعتی کہا۔	تاریخ اسلام، مصنّفہ حمید الدین بی۔ اے مطبوعہ فیروز سنز لاہور ص ۱۸۳
۹	خوارج نے حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کو مشرک کہا۔	تاریخ مذاہب الاسلام، ص ۴۸۷

نوٹ: نمونہ کے طور پر چند حوالے لکھ دیئے ہیں تا کہ ناظرین سوچ سکیں کہ یہ گالی پہلے کون اور کن کو دی جاتی تھیں اور آج بھی یہ دیکھ لیں کون اور کس کو یہ گالی دی جارہی ہے کہ منافقین اور شرپسند اور خوارج بھی اپنے آپ کو نہ صرف اسلام کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ توحید کے بہت بڑے علمدار تھے اسی لئے اب سوچیں کہ اہلِ دیوبند اور وہابیوں کو کن کی وراثت ملی اور ہم اہلِ سنت کو کن حضرات کی وراثت نصیب ہوئی۔

انگریز کا پودا: انگریز کی سیاست سب کو معلوم ہے اس نے ہندوستان میں قدم جماتے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ اس طریقہ سے اس نے مرزائی ، وہابی پودے لگائے دیوبند بھی انگریز کا پودا ہے۔

چنانچہ دیوبندی مولوی احسن نانوتوی کے سوانح نگار نے دیوبندی کے مرکزی مدرسہ "دیوبند" کے متعلق برطانیہ کے لیفٹیننٹ گورنر کے ایک معتمد انگریز پامر (PALMER) نامی کا تاثر اس طرح درج کیا ہے کہ اس مدرسہ (دیوبند) نے یوماً فیوماً (روزبروز) ترقی کی۔ ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمّی پامر نے (PALMER) اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ صَرف سے ہوتا ہے، وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ مدرسہ خلافِ سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاونِ سرکار ہے۔[5]

سامعین! جو مرکزی مدرسہ، انگریزوں کا پودا ہو تو وہاں سے اکثر فارغ التحصیل ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پٹھو اور انہی کے پروردہ (تربیت یافتہ) ہیں۔ اور یہ "مکالمۃ الصدرین" مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ "خطبات عثمانی" بھی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے خطبات عثمانی میں بھی شامل ہے جبکہ اس نے ہندوستانی شیخ الاسلام کو گلہ و شکوہ کے طور لکھوائی یعنی حسین کانگریسی کے متعلق۔

اشرف علی تھانوی انگریزوں کا وظیفہ خوار: "حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی آپ کے مسلّم بزرگ و پیشوا تھے، اُن کے مُتَعَلِّق بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ اُن کو چھ سو (٦٠٠) روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیے جاتے تھے۔"[6]

---

[3] (روح البيان، النساء: 80، 243/2، دار الفكر، بيروت)

[4] (التفسير المظهري، الأحقاف: 9، 395/8، مكتبة الرشدية – الباكستان، الطبعة: 1412ھ)

[5] (مولانا محمد احسن نانوتوی، صفحہ ۲۱۷، مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کراچی)

[6] (مکالمۃ الصدرین از فیروز الدین روحی، علامہ عثمانی کا جواب، ص 10، مرتبہ طاہر احمد القاسمی رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ علمائے اسلام)

تبلیغی جماعت کے سرپرست انگریز: "مولانا حفظ الرحمن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداءً حکومتِ برطانیہ کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہوگیا۔"[7]

جمعیت علماءِ اسلام کوانگریزوں کی مالی امداد: "مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خُلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیت عُلَماءِ اِسلام حکومت کی مالی امداد اور اُس کے اِیماء (حکم) سے قائم ہوئی ہے۔"[8]

ملک الموت اور شیطان: الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کے علم کا حال دیکھ کر زمین کا علمِ محیط فخر عالم کے لیے (خلافِ نصوص قطعیہ کے) بلا دلیل اور محض قیاسِ فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے! شیطان و ملک الموت کو یہ وُسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر دو عالم کی وسعتِ علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے؟[9] (معاذاللہ)

علم شیطان کا ہو علم نبی سے زائد　　　پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

شیطان کا علم زیادہ: براہینِ قاطعہ میں ہے اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان اُمور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔[10] (معاذاللہ)

نبی علیہ السلام کواپنے خاتمہ سے بے خبری (معاذ اللہ): براہینِ قاطعہ میں ہے: خود فخرِ عالم علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَاللّٰہِ لَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ [**ترجمہ:** بخدا مجھے خبر نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہو گا؟][11]

انتباہ: یہ حدیث مع آیت: وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ (پارہ۲۶، سورۃالاحقاف، آیت۹) [**ترجمہ:** اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا۔] "منسوخ ہے" لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی فرقہ رسول اللہ ﷺ پر کتنی بڑی تہمت لگاتے ہیں۔

نبی علیہ السلام کودیوار کے پیچھے کا علم نہیں: اسی براہینِ قاطعہ میں ہے: "شیخ عبد الحق محدّث دہلوی روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو (حضور ﷺ کو) دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔"[12]

تبصرہ اُویسی غفرلہ: یہ حضور سرورِ عالم ﷺ پر صریح بہتان وافترا (جھوٹ) اور ایک موضوع حدیث کا سہارا لے کر نبی پاک ﷺ کی تنقیص و گستاخی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

---

7 (مکالمۃ الصدرین از فیروز الدین روحی، مولانا حفظ الرحمن کی تقریر کا خلاصہ، ص8، مرتبہ طاہر احمد القاسمی رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ علمائے اسلام)

8 (مکالمۃ الصدرین از فیروز الدین روحی، مولانا حفظ الرحمن کی تقریر کا خلاصہ، ص7، مرتبہ طاہر احمد القاسمی رکن مجلس عاملہ آل انڈیا جمعیۃ علمائے اسلام)

9 (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ, ص55، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

10 (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ, ص56، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

11 (براہین القاطعۃ، ص55، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

12 (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ, ص55، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

جوابش آنست که ایں سخن اصلے نه دارد، وروایت بداں صحیح نشده است[13]

یعنی اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔ایسی بے اصل روایتوں سے حضور ﷺ کے کمالاتِ علمی کا انکار کرنا بدترین جہالت وضلالت ہے

جانوروں جیسے حضور ﷺ کا علم: حفظ الایمان میں ہے: پھر یہ کہ آپ کی ذاتِ مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب(چند غیب کی باتیں) ہے یا کل غیب(تمام غیب کی باتیں)۔اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص(خصوصیت) ہے ایسا علمِ غیب تو زید و عمر ہر صبی(بچہ) و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔[14] (معاذاللّٰہ)

تبصرہ اُویسی: اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ، شانِ رسالت ﷺ کی شدید ترین توہین تنقیص(کمی کا باعث) ہے۔

رحمۃ للعلمین مخصوص حضور ﷺ کا خاصہ نہیں: فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم میں تحریر ہے:

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمت للعالمین مخصوص حضور ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصۂ رسول اللہ ﷺ نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء، انبیاء اور علماءِ ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں گرچہ جنابِ رسول اللہ ﷺ سب میں اعلیٰ ہیں۔لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔[15]

☆ حضرت گنگوہی صاحب کو حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی وفات کی خبر ملی تو بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہو گی۔ حضرت گنگوہی حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔[16]

☆ آج نمازِ جمعہ کے موقع پر جانکاہ (جان لیوا خبر) سُن کر دل پر بے حد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہ (مفتی محمد حسن) رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت(وفات) فرما گئے۔[17]

سامعین! وہ صفت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو خصوصیت سے عطا فرمائی ہے یہ لوگ اسے گھٹانے کے خیال میں کیوں ہیں؟ سوچئے!

دیوبندی حضور ﷺ کے اُستاد بننے کے مدعی: براہینِ قاطعہ میں لکھتے ہیں:

---

13 (، مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دھلوی "لا علم ماورای جداری این سخنے اصل ندارد"، 1/ 7، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

14 (حفظ الایمان مع بسط البنان، ص15، دارالکتاب دیوبند یوپی) (حفظ الایمان مع بسط البنان و تغییر العنوان، ص13، قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی)

15 (فتاویٰ رشیدیہ کامل، کتاب العقائد، ص244، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

16 (افاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات الامت، ملفوظ نمبر1، 135/ 138، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

17 (عزیز الرحمن مہتمم مدرسہ امداد العلوم، ایبٹ آباد، تذکرہ حسن، ص206)

مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلقِ کثیر کو ظلمات وضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مُشرَّف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔[18]

سامعین! غور فرمایئے کیا حضور ﷺ اُردو دیوبندیوں سے سیکھے ہیں اس سے بڑھ کر گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے!

حضور ﷺ پر بہتان: بلغۃ الحیران میں ہے کہ "اور قبل الدخول طلاق دو تو اُس عورت پر عدّت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینب کو طلاق قبل الدخول دے دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اُس سے بلا عدّت نکاح کر لیا۔"[19] کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ (بلغۃ الحیران، صفحہ ۲۶۷)

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا۔

جیسا کہ مسلم شریف میں حدیث وارد ہے:

لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتَّى أَتَاهَا وَهِيَ تُخَمِّرُ عَجِينَهَا.[20]

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو لہٰذا جو شخص حضور ﷺ پر یہ افتراء (بکواس) کرتا ہے وہ بارگاہِ رسالت ﷺ کا سخت دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

تقویۃ الایمان میں مرقوم ہے: میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔[21]

تبصرہ اُویسی غفرلہ: مذکورہ بالا جملہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ یہ حضور ﷺ پر بہتان ہے اور نبوت پر جھوٹ۔ بہتان تراشا بدترین ضلالت و گمراہی ہے۔ علاوہ ازیں یہ خود حضور سرورِ کونین ﷺ کے صریح ارشاد:

إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.[22]

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کیا۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے رزق دیا جاتا ہے۔

---

[18] (براھین قاطعہ بجواب انوار ساطعہ، ص30، دارالاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

[19] (بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان از حسین علی، سورۃ الاحزاب، ص267، حمایتِ اسلام پریس، لاہور)

[20] (مسلم شريف، كتاب النكاح، بَابُ زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَنُزُولِ الْحِجَابِ وَإِثْبَاتِ وَلِيمَةِ الْعُرْسِ، 1049/2، الحديث1428، دار إحياء الكتب العربية)

[21] (تقوية الايمان، الفصل الخامس فى رد الاشراك فى العادات، ص132، مكتبه خليل يوسف ماركٹ، غزني سٹريٹ، اردو بازار لاهور)

[22] (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، 431/1، الحديث1366[13]، المكتب الإسلامي–بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

لہٰذا حضور ﷺ کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذاللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں رسول اللہ ﷺ پر افتراءِ محض اور شانِ اقدس میں توہینِ صریح (واضح توہین) ہے۔ لیکن اِن گستاخوں اور بے ادبوں سے کون پوچھے۔ اُلٹا چوری سینہ زوری کے قاعدہ پر دین کی ٹھیکیداری کے دعویدار بھی ہیں۔

عجب رنگ ہیں زمانے کے

دجال سے تشبیہ: محمد حسین آزاد اپنی کتاب آبِ حیات پر لکھتے ہیں:

چنانچہ حضور ﷺ کا کلام اس ہیچمدان (عاجزوانکساری) کی تصدیق کرتا ہے۔ فرماتے ہیں: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي او کماقال.[23]

یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے اس لئے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ بوجہ منشائیت ارواح مؤمنین [24] جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیاتِ بالذات ہوئے۔[25] ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہو گا۔[26] اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک (جدا ہونے کے قابل) نہ ہو گی اور موت ونوم (نیند) میں استتار ہو گا انقطاع نہ ہو گا (نیند اور موت میں کوئی فرق نہ ہو گا) اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد[27] جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول ﷺ نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادتِ احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ، تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.[28]

یعنی میری آنکھ سوتی ہے دل بیدار ہوتا ہے۔

انتباہ: حضور ﷺ کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذاللہ تنقیصِ شانِ رسالت ہے۔ لیکن دیوبندی تو اس کو اسلام سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ ہیں تو ہمارے جیسے آدمی تو پھر اُنہیں دجال سے تشبیہ دیں یا جانوروں یا پاگلوں سے جیسے: قاسم نانوتوی نے اسی کتاب آبِ حیات میں اور تھانوی نے حفظ الایمان[29] میں لکھا۔

---

[23] (آب حیات، ص199، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ، بوہڑ گیٹ، ملتان)

[24] اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مومنین کی روحانی ضروریات اور ان کے روحانی ارتقاء کی مکمل آگاہی اور فہم حاصل ہے، اور آپ ﷺ کی ذات ان کی ارواح کے لیے ایک مرکزی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ (س رضا)

[25] آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عظمت اور حیات عطا فرمائی ہے جو مخلوق کے لیے ایک مثال ہے، آپ ﷺ کی روحانی زندگی و مقام دائمی ہیں اور قیامت تک باقی رہنے والے ہیں۔ (س رضا)

[26] مذکورہ بالا اوصافِ مصطفی ﷺ کا حامل ہو گا۔ (س رضا)

[27] ابن صیاد ایک مشہور اور متنازع شخصیت ہے جس کا ذکر اسلامی احادیث اور تاریخی روایات میں ہوا ہے۔ اس کا اصل نام **صافی بن صیاد** تھا، اور وہ مدینہ کے نواح میں رہنے والے یہودیوں میں سے ایک تھا، جسے بعض لوگ دجال ہونے کا شبہ کرتے تھے۔ اس کی شخصیت اور واقعات اسلامی تاریخ اور احادیث میں ایک خاص بحث کا موضوع رہا ہے۔ (س رضا)

[28] (صحيح البخاري، كتاب المناقب، الباب كان النبي صلى الله عليه وسلم تنام عيني ولا ينام قلبه، 1308/3، الحديث 3376، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/ 1993م)

[29] (حفظ الایمان از اشرف علی تھانوی، ص8، کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی گستاخی: مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کمسن عورت میرے ہاتھ آئے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور ﷺ سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڈھا ہوں اور بی بی لڑکی ہے۔ (رسالہ الامداد، مصنف اشرف علی تھانوی، ماہِ صفر ۱۳۳۵)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: خواب کا معاملہ کہہ دینا ایک بہانہ ہے ورنہ ایماندار سوچے کہ حضور ﷺ کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۔ (پارہ ۲۱، سورۃ الاحزاب، آیت ۶) یعنی اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

خصوصاً صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں اُن کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمینہ انسان بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر زوجہ سے تعبیر نہ دیگا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین بلکہ اِن جناب (آپ رضی اللہ عنھا) کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہوسکتی ہے کہ ماں کو زوجہ سے تعبیر دی جائے۔

یہ نقد سودا ہے کہ اس طرح کا خواب نہ پہلے کسی نے دیکھا اور نہ تھانوی کے سوا کسی اور نے تاحال دیکھا۔

تھانوی کلمہ: مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں اس طرح کلمہ پڑھا:

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذاللّٰہ) (رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۶)

چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر منہ سے یہی نکلتا تھا پھر بیدار ہوگیا تو درود شرف پڑھا تو یوں:

اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولنا اشرف علی (معاذاللّٰہ)[30] (رسالہ الامداد، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ)

بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے اس کا جواب مولوی اشرف علی صاحب نے یہ دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت (سنت کی پیروی) ہے۔ (۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ)

درسِ عبرت: غور کرنا چاہیے کہ مولوی اشرف علی صاحب کا کلمہ پڑھ لو اور ان پر درود پڑھو مگر بے اختیاری زبان کا بہانہ کر دو سب جائز ہے۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کہے کہ بے اختیار زبان سے نکل گیا طلاق ہو جاتی ہے مگر یہاں یہ بہانہ کافی مانا گیا اور اس کو پیر کے متبع سنت ہونے کی دلیل قرار دیا گیا۔

حضور باورچی (معاذ اللہ): تذکرۃ الرشید میں ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھاوج (بھابھی) اپنے مہمانوں کا کھانا پکارہی ہے کہ جنابِ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء (یعنی دیوبندی) ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔[31] (معاذاللّٰہ)

---

[30] (رسالہ الامداد بابت ماہِ صفر 1326ھ، مصنف اشرف علی تھانوی، ص35، مطبع امداد المطابع تھانہ بھون)

[31] (تذکرۃ الرشید، 46/1، ناشر ادارہ اسلامیات لاہور، کراچی)

سامعین! ایمان سے کہیے کہ یہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گستاخی ہے یا نہیں؟ اس کا دیوبندی یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب کی باتیں ہیں میں کہتا ہوں کہ عام آدمی کا خواب پس آنا اور بات ہے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے یہ تو عقیدہ ہے کہ خواب میں آپ خود ہوتے پھر گستاخی نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو: تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا:

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔[32] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۹)

اور تقویۃ الایمان میں مزید تحریر کیا: ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔

جیسے: جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ (تعلق) اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا ہے اور کسی چوہڑے چمار[33] کا تو کیا ذکر۔[34]

کیا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بھی؟ دیوبندیوں سے پوچھئے۔

فائدہ: اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے سوا مثال دے کر انبیاء و اولیاء (اس میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو چوہڑے چمار بنا دیا۔ (معاذاللہ)

تقویۃ الایمان میں تحریر ہے: کہ اس کے دربار میں اِن کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رُعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔[35]

تقویۃ الایمان میں لکھتے ہیں:

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے برابر پیدا کر ڈالے۔[36]

انتباہ: یہ عقیدہ دیوبندیوں کا اب بھی جوں کا توں ہے ان سے پوچھ لیں۔

اَھلِ سنت کا عقیدہ: اہلِ سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے۔[37] کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی

---

32 (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص 21، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

33 **چوہڑا** ایک ذات یا پیشے سے منسلک ہے جو صفائی، گندگی اٹھانے، اور دوسرے لوگوں کے گھر صاف کرنے جیسے کاموں سے وابستہ تھا۔ **چمار** ایک اور ذات ہے، جو عموماً چمڑے کے کام یا مردہ جانوروں کی کھال اتارنے سے وابستہ تھی۔ (س رضا)

34 (تقویۃ الایمان، ص 66، ناشر مکتب دعوت و توعیۃ الجالیات، ربوہ ریاض سعودی عرب)

35 (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص 74، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار کراچی)

36 (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک فی التصرف، ص 41، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار کراچی)

37 اللہ عزوجل کے منشاء و تحت قدرت محال یعنی ناممکن ہے۔ (س رضا)

میں تعدد محال بالذات ہے۔[38] اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہ ہے۔[39] اور اس بناء پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اسی امر ِ محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے، کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

لطیفہ: اہلِ سنت نے جب یہ دلیل قائم کی کہ اللہ تعالیٰ اگر اور محمد پیدا کرے تو اس پر جھوٹ کا الزام آئے گا اس لئے کہ وہ ہمارے محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہہ چکا ہے اگر اور محمد بنائے گا تو جھوٹ ثابت ہو گا۔ دیوبندیوں نے کہا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

باری تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت: امکانِ کذب سے مراد دخولِ کذب تحت ِقدرتِ باری تعالیٰ ہے۔[40]

افعالِ قبیحہ: افعالِ قبیحہ (برے کام) کو مثل دیگر ممکناتِ ذاتیہ مقدورِ باری[41] جملہ اہلِ حق (علمائے دیوبند) تسلیم فرماتے ہیں۔[42]

فائدہ: یہ امکانِ کذب کا مسئلہ ہے اور نہایت دقیق ہے یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ دیوبندی نہ صرف نبی کریم ﷺ کے گستاخ اور بے ادب ہیں بلکہ یہ خود کی گستاخی اور بے ادبی سے بھی نہیں چوکتے۔ اس لئے کہ بے ادبی اور گستاخی ان کی جبلی عادت ہے جیسے: بچھّو، ڈسنے پر مجبور ہے بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسی منزہ ذات کو جھوٹا اور دیگر افعالِ قبیحہ سے موصوف مانا جائے۔ توبہ، توبہ!

تحقیق کے لئے دیکھئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی کتاب "سبحان السبوح" اور علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ کی کتاب تسبیح الرحمن۔

نبی علیہ السلام معصوم نہیں: (معاذاللہ)

دروغِ صریح (کھلا جھوٹ) بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں (برابر) نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں "بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔"[43] یہ عقیدہ مولوی قاسم نانوتوی نے تصفیہ العقائد میں لکھا۔

مولوی عیسیٰ لودھرونی ویومدی ثم مودودی نے نام لئے بغیر فتویٰ دیوبندی سے منگوایا وہ بھی سن لیں۔

فتوی 41/786

الجواب: انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکبِ معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اَہلِ سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں اسکی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

---

38) حقیقتاً عدد میں ایک سے پہلے کچھ نہیں، اس سے پہلے کسی عدد کا ہونا ناممکن ہے۔ (س رضا)

39) اس میں یہ مفہوم رکھتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور کے لیے نبی ہونا ذاتاً اور حقیقتاً ناممکن ہے، کیونکہ ختمِ نبوت کا عقیدہ قطعی اور غیر متزلزل ہے۔ (س رضا)

40) (فتاویٰ رشیدیہ کامل، کتاب العقائد، ص237، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

41) دیگر وہ چیزیں جو ممکن بالذات ہوں وہ ذاتِ باری تعالیٰ کے تحت مانتے ہیں۔ (س رضا)

42) (الجہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل مصنف مولوی محمود الحسن دیوبندی، صدر مدرس دارالعلوم دیوبند، 1/41، ناشر مکتبہ بلالی ساڈھورہ)

43) (تصفیۃ العقائد از قاسم نانوتوی، ص25، کتب خانہ اعزازیہ دیوبند، ضلع سہارنپور)

جواب صحیح ہے ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدیدِ ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرے۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامیہ لودھراں ضلع ملتان

فائدہ: اگر ہم اہلِ سنت ایسا جواب لکھتے ہیں دیوبندی ٹولہ ناراض ہوتا لیکن یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند کا ہے۔

عقیدہ دیوبند: "تقویۃ الایمان" میں ہے جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔[44]

تبصرہ اُویسی غفرلہ: حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مختارِ کُل بنایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی کتاب "اختیار الکل لمختار الکل"

عقیدہ دیوبندی: "تقویۃ الایمان" میں ہے: جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں پر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔[45]

غور فرمایئے کہ جن ذہنوں میں نبی علیہ السلام کی قدر و منزلت ایک چودھری اور زمیندار جتنی ہو وہ نبی علیہ السلام کی بے ادبی اور گستاخی نہ کریگا تو کیا کریگا۔

تمام مفسرین جھوٹے: مولوی حسین علی صاحب شاگردِ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی (بلغۃ الحیران، صفحہ ۱۵) پر لکھتے ہیں: وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا (**ترجمہ:** اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو) باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا کذب ہے (مطلب باقی تفاسیر جھوٹ ہیں)۔[46] (معاذاللہ)

یہ حوالہ پڑھ کر میں ہنس پڑا اس لئے کہ جس قوم کا عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے تو پھر بیچارے مفسرین کون لگتے ہیں کہ یہ لوگ اُنہیں جھوٹے کہہ دیں تو کون سی بڑی بات ہے۔

چُمار سے بھی ذلیل: ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی و غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔[47]

نماز میں حضور ﷺ کا خیال: نماز میں حضور ﷺ کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔[48]

اس کی تردید فقیر کی کتاب رفع الحجاب میں پڑھیں مختصر تحقیق آگے آتی ہے۔

حضور ﷺ پُل صراط سے گررھے تھے: میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور دیکھا کہ حضور ﷺ گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور ﷺ کو گرنے سے روکا۔[49] (بلغۃ الحیران)

---

44 (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص55، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار کراچی)

45 (تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان، ص85، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار کراچی)

46 (بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان از حسین علی، سورۃ الاحزاب، ص15، حمایتِ اسلام پریس، لاہور)

47 (تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان از مولوی اسماعیل دہلوی، الفصل الاول فی الاجتناب عن الاشراک، ص20، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور)

48 (صراط مستقیم مترجم اردو از مولانا اسمٰعیل، ص118، ادارہ نشریات اسلام، اردو بازار، لاہور) (صراط مستقیم مترجم، ص148، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند یوپی)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: اس گستاخی کا پہلو ظاہر ہے حالانکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط پر پھسلنے والے لوگ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دعا فرمائیں گے رَبِّ سَلِّمْ [50] (یعنی اے رب سلامتی) جو کہے میں نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان نہیں تو اور کیا ہے۔

امام اہل سنتِ سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہٗ نے فرمایا:

رضا پل سے وجد کرتے گزریئے	کہ ہے رب سلم صدائے محمد (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

(حدائق بخشش، حصہ اوّل)

انتباہ: خواب والا عذر جھوٹ ہے بلکہ کہہ دو کہ خود خواب جھوٹا ہے یہ لوگ اپنی شان بڑھانے کے لئے ایسے خواب گھڑنے کے استاد ہیں۔ دیکھئے فقیر کی تصنیف "بلی کے خواب میں چھیچھڑے"

انتباہ: قیامت میں تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اُمت کے لئے یہ حال ہو گا کہ،

نزع میں گور میں میزان پہ سرِ پل پہ	نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ معلی تیرا

(حدائق بخشش، حصہ اوّل)

میدانِ قیامت کا اپنا پتہ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خود بتایا ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت کے روز میری شفاعت فرمایئے گا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہاں میں کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قیامت کے روز میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپ کہاں ملیں گے؟ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اُطْلُبْنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ.

یعنی سب سے پہلے مجھے پلِ صراط پر تلاش کرنا۔

عرض کیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اگر آپ وہاں نہ مل سکیں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ.

یعنی پھر مجھے میزان پر تلاش کرنا۔

عرض کیا حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! اگر وہاں بھی آپ نہ مل سکیں تو؟ فرمایا: فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لاَ أُخْطِئُ هَذِهِ الثَّلاَثَ الْمَوَاطِنَ. [51]

یعنی پھر مجھے حوضِ کوثر پر تلاش کرنا کہ ان تینوں مقامات سے کسی نہ کسی مقام پر میں ضرور ملونگا۔

اُمتی نبی سے بڑھ جاتا ھے: انبیاء اپنی اُمت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات اُمتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ [52]

---

[49] (بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان از حسین علی، مبشراط، ص8، حمایتِ اسلام پریس، لاہور)

[50] (سنن الترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، باب ما جاء فی شأن الصراط، 537/4، الحدیث2432، دار الکتب العلمیة)

[51] (مشكاة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الجمعة، الفصل الثالث، 1557/3، الحديث5595-[30]، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[52] (تحذیر الناس از قاسم نانوتوی، ص 5، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند ضلع سہارنپور)

حضور ﷺ جیسے اور: اور حضور ﷺ کا مثل و نظیر ممکن ہے۔[53]

حضور ﷺ ہمارے بھائی: حضور ﷺ کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔[54]

تبصرہ اُویسی غفرلہ: والد صاحب کو بھائی اور والدہ اور زوجہ صاحبہ کو بھائی بہن کہا کریں۔ کیونکہ یہ بھی مسلمان ہیں جائز ہونے میں کوئی شک بھی نہیں!

ضروری گزارش: مخالفین عوام میں تاثر دیتے ہیں کہ اہلِ سنت انہیں گالیاں دیتے ہیں ہم گالیاں دینے کو گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ حضور ﷺ کی جی بھر کر گستاخیاں کرتے ہیں ہم اُن کی گستاخیاں عوام کو بتاتے ہیں اگر اس کا نام گالی ہے تو بے شک مخالفین شور مچائیں ہم تو عوام کو ان کی گستاخیوں سے آگاہ کرتے رہیں گے تاکہ عوام اِن کے دام وتزویر (دھوکہ دہی) میں پھنس نہ جائیں۔

سنیئے دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل قتیل نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں سرورِ عالم ﷺ سے کینہ اور بغض کا ثبوت اپنے مندرجہ بالا عقیدے میں روزِ روشن کی طرح دیا ہے جو کہ درج ہے۔

عقیدہ: از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ وامثاں آں از معظمین گوجناب رسالتمآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق درصورت گاؤ خود است۔[55]

یعنی (نماز میں) زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت (ہم بستری) کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتِ ماب ﷺ ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔

ناظرینِ کرام! ابو الوہابیہ اسماعیل دہلوی قتیل کا مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ کس قدر دلسوز اور عُشّاقِ رسول کے جذبات کو چھلنی کر دینے والا ہے۔

اسلاف کا عقیدہ تو یہ ہو کہ جب میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہ رسالتِ مآب ﷺ میں ہدیہ سلام السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ (یعنی تم پر سلامتی ہو اے غیب بتانے والے (نبی)) پیش کرے تو اُس وقت یہ سمجھتے ہوئے پڑھے کہ امام الانبیاء حبیب کبریا محمد مصطفی ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بالمشافہ (آمنے سامنے) سلام عرض کر رہا ہے۔ (سبحان اللہ عزّوجل)

علامہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمۃ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ نمازی کو تشہد میں نبی پاک ﷺ پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی اکرم ﷺ کو بھی دیکھیں، اس لئے حضور ﷺ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

فیخاطبونه بالسلام مشافهة[56]

---

[53] (یکروزی مصنف مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی، ص144، مطبوعہ فاروقی)

[54] (براہین قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ، ص7، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)

[55] (صراطِ مستقیم فارسی، ہدایت ثانیہ درذکر مخلات عبادات الخ، افادہ نمبر1، ص86، المکتبۃ السلفیہ لاہور)

[56] (الميزان الكبري، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، 74/2، مطبوعه عالم الكتب بيروت)

یعنی پس حضور ﷺ پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ جب تشہد کے لئے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرب کی ہیں خواہ صلوٰۃ ہو یا طیبات یعنی اخلاق ظاہرہ۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اسی طرح مِلک خدا کے لئے ہے اور یہی معنٰی التحیات کے ہیں اور نبی پاک ﷺ کے وجود باوجود کو اپنے دل میں حاضر کرو اور "السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ"[57] (یعنی تم پر سلامتی ہو اے غیب بتانے والے (نبی) اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں) کہو۔

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ،

بعضے عرفا گفتہ اندکہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است درذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت درذرات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را بایدکہ ازیں معنے آگاہ باشد وازیں شہود غافل نہ بود تا انوارقرب و اسرارِ معرفت منوروفائز گردد۔[58]

یعنی بعض عارفین فرماتے ہیں کہ ایھا النبی کا خطاب اس لئے ہے کہ حضور ﷺ کی حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات میں موجود و حاضر ہے۔مُصَلِّی (درود پڑھنے والے پر) پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو ایسے شہود سے غفلت نہ برتے تاکہ اس پر انوارِ قُرب و اسرارِ معرفت منور وروشن ہوں۔

مزید تحقیق فقیر کی کتاب "رفع الحجاب" میں پڑھیے۔

انبیاء اولیاء سے شفاعت طلب کرنے والا ابوجھل جیسا مشرک ھے: دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی (انبیاء واولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذر و نیاز کرے گو اس کو اللہ تعالیٰ کا بندہ مخلوق ہے سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک ہے میں برابر ہے۔[59]

سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔[60] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۲۷)

انبیاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی عطا سے تَصَرُّف (حاجت پوری) فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں یہ سب کچھ شرک اور خُرافات ہیں۔[61] (تقویۃ الایمان)

انتباہ: دیوبندیوں وہابیوں کو اس لئے ہم شفاعت کے منکر کہتے ہیں کہ ان کے امام اسماعیل قتیل نے صاف لکھ دیا ہے یا یہ مولوی اسماعیل سے برأت (لاتعلقی) کا اظہار کریں یا مان جائیں کہ وہ شفاعت کے منکر ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے!

قیامت میں حضور ﷺ شفاعت کی وجہ سے بے چین ہونگے جب تک اُمت کا ایک فرد بھی بہشت سے باہر ہو گا آپ بے قرار رہیں گے۔

قیامت کے روز جو کچھ ہونے والا ہے اور حضور ﷺ اپنی اُمت کی جس طرح شفاعت فرمائیں گے اس کی تفصیل خود حضور ﷺ ہی کی زبانِ انور سے سنیئے۔

---

[57] (احیاء علوم الدین. بیان تفصیل ما ینبغی أن یحضر فی القلب عند کل رکن وشرط من اعمال. 169/1. دار المعرفۃ بیروت)

[58] (اشعۃ اللمعات، باب التشہد، 1/401)(مدارج النبوۃ، باب پنجم ذکر فضائل آنحضرت، 1/135)

[59] (تقویۃ الایمان، صفحہ ۴۵، ناشر مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات، ربوہ ریاض سعودی عرب)

[60] (تقویۃ الایمان از اسماعیل دھلوی، باب اول، توحید کا بیان، ص45، مکتب دعوت وتوعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض، سعودی عرب)

[61] (تقویۃ الایمان، پہلا باب توحید وشرک کے بیان میں، ص8، مطبوعہ دہلی)(تقویۃ الایمان معہ تذکیر الاخوان، ص11، ناشر شمع بک ایجنسی یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جب لوگ حیران و مضطرب ہونگے اور ان میں کھلبلی مچی ہو گی اور سب مُتَحَيِّرْ (حیرت زدہ) ہونگے کہ آج کے دن کون ہماری مدد کرے تو سب لوگ آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے کلیم ہیں۔لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی انکار فرمادیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے کہ شفاعت مطلوب ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اس کے بعد شفاعت کا دروازہ کھل جائیگا[62] تو تمام انبیاء و اولیاء، علماء و حفاظ نیک نمازی شفاعت کریں گے۔

مزید احادیث شفاعت:

شَفَاعَتِي لأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. [63]

یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری اُمت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لاَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا. [64]

یعنی حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے میری اُمت جنت میں نصف داخل ہو کر اور شفاعت کو اختیار کیا اور وہ ہر ہر اس شخص کے لئے جو شرک پر نہ مرا ہو۔

دیوبند اور شیعہ کا گٹھ جوڑ: دیوبندی وہابی اہل سنت کو بدنام کرنے کے استاد ہیں عوام کو بھی تقریروں اور تحریروں میں سمجھاتے ہیں کہ یہ سنی بریلوی شیعہ ہیں حالانکہ ہم نے شیعوں کے رد میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ فقیر کی تصانیف درجنوں چھپ چکی ہیں لیکن دیوبندیوں کا اپنا حال یہ ہے۔

صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم اور شیعہ: ابو (ابو بکر رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) نے غدیر [65] کے روز کیا پھر علی کو سلام کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے تو وہ کافر ہو گئے۔(صافی شرح اُصول کافی، جلد ۳، صفحہ ۹۸، مطبوعہ نول کشور)

صحابہ کرام کو کافر کھنے والے اور دیوبندی:

سوال: صحابہ کرام کو مردُود و ملعون کہنے والا.......اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت وجماعت سے خارج ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہو گا[66]۔(ملخصًا)

---

[62] (سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة بني إسرائيل، 289/5، الحديث3148، دار الكتب العلمية)

[63] (مشكاة المصابيح، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب الحوض والشفاعة، الفصل الثاني، 1558/3، الحديث5598-[35]، المكتب الإسلامي–بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[64] (مشكاة المصابيح، كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق، باب الحوض والشفاعة، الفصل الثاني، 1558/3، الحديث5600[35]، المكتب الإسلامي–بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

[65] غدیر ایک اسلامی اصطلاح ہے جو واقعہ غدیر خم کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ یہ دن زیادہ تر اہل تشیع کے نزدیک خاص اہمیت رکھتا ہے اور اسے عید غدیر کے طور پر منایا جاتا ہے۔(س رضا)

شیعوں کا محرم میں تعزیہ نکالنا اور دیوبندیوں فتوائے جواز:

(ا) میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا ادھار سنگھ (شخص) سے بھی اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ [67] کس طرح ہوسکتے ہیں ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے۔ میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔[68] (افاضات الیومیہ)

(۲) اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے پھر ہم ہندو کاہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی...... اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ تھا کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ تعزیہ کی نُصْرَتْ کا فتویٰ دے دیا تھا۔[69]

صحابہ کرام پر تبَرَّا (لعن): ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو غالی شیعہ ہیں اور صحابہ کرام پر تَبَرَّا (لعن) کرتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا کہ محض تبرے پر تو کافر کا فتویٰ مُختلف فیہ (اختلاف شدہ) ہے۔[70] (افاضات الیومیہ)

رافضی کا ذبیحہ حلال:

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حِلّتْ (حلال ہونے) میں علمائے اَہلِ سنت کا اختلاف ہے راجح اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔[71]

دیوبندیہ عورتیں شیعہ کے نکاح میں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعہ مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تَوَلِّیَتْ (سربراہی) میں ہوگیا......... دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا یہ تَفَرُّقْ (جدا جدا) مذہب کا نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح منعقد ہوگیا لہٰذا اولا دسب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔[72]

فائدہ: رفض و دیوبندیت کی جانی وروحانی یگانگت اور ظاہری واعتقادی رشتہ داری کے وسیع پروگرام سے صرف یہ مندرجہ بالا چند نمونے ناظرین کرام کے لئے کافی ہوسکتے ہیں۔ جس سے صاف طور پر عیاں (واضح) ہے کہ رفض و تشنیع کی اصل مُحَرِّکْ صرف دیوبندی جماعت ہے مگر افسوس دیوبندی رافضیوں کو

---

66) (رشید احمد گنگوہی کا فتاویٰ رشیدیہ، 130/2، مطبوعہ دہلی)

67) آریہ قوم: آریہ وہ قدیم اقوام تھیں جنھوں نے برصغیر پاک وہند، ایران، اور دیگر علاقوں میں نقل مکانی کی۔ یہ اقوام ویدک تہذیب کی بنیاد رکھنے والی سمجھی جاتی ہیں۔ (س رضا)

68) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۴۰۶، جلد ۳، صفحہ ۲۵۳، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

69) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۲۰۲، جلد ۴، صفحہ ۱۶۲، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

70) (الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۴۶۵، جلد ۷، صفحہ ۲۹۸، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

71) (امداد الفتاوی، کتاب الذبائح والاضحیہ وغیرہ، جلد ۳، صفحہ ۶۰۸، مکتبہ دار العلوم کراچی)

72) (امداد الفتاوی، کتاب النکاح، جلد ۲، صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲، مکتبہ دار العلوم کراچی)

بڑی خوشی سے رشتے دیں، دیوبندی بوقت ذبح روافض سے پاک و حلال کرائیں دیوبندی اور یہ سب پاپڑ بیلنے کے بعد شیعت کی حمایت کی ڈگری کر دی جائے۔ سنی علماء پر اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

"پھر ستم بالائے ستم" یہ کہ ان کے بڑوں کے فتوے کچھ بولتے ہیں اور ان کے اصاغر شیعہ کافر کی رٹ لگاتے ہیں بلکہ ان کے قتل و غارت کو جہاد سے تعبیر کریں۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کے لئے دفتر چاہیے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عُظام ہی پر تَبَرّا (طعن) کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواجِ مطہرات کی نہ اولیائے کرام سب ہی کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی عام آدمی کو ان کی عبارات کا مِصْدَاقْ بنائے تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامانِ غلام (غلام کے غلام) ہیں۔ ہمیں تو برداشت نہیں ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں کہ مسلمان اِن سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

دیوبندیوں کی میلاد دشمنی: دیوبندی بیاروں حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے لکھا تھا:

(۱) میلاد شریف و قیام (قیام تعظیم و سلام وغیرہ) یہ ساری بیوقوفی ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

تبصرہ اُویسی غفرلہ:

لاکھوں کروڑوں اولیاء محدثین اور فقہاء میلاد کرتے رہے اور کر رہے ہیں ان پر فتویٰ کا کیا حال ہے؟ بالخصوص اُن کے اس فتویٰ، اُن کے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب بیوقوف تھے یا کیونکہ جب کہ وہ میلاد اور سلام و قیام کے عاشق تھے۔[73] (فیصلہ ہفت مسئلہ)

(۲) بلکہ یہ (میلاد شریف) شرع میں حرام ہے اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا۔[74]

یہ فتویٰ مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انبیٹھوی کا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ گنگوہی کا یہ فتویٰ براہ راست حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر چلے گا تو اس کی زد میں آکر دیوبند کا ستیاناس ہو جائے گا۔ کیونکہ حاجی صاحب دیوبند کے توبڑوں کے پیر و مرشد ہیں۔

(۳) یہ مجلس (میلاد) بدعتِ ضلالہ ہے۔[75]

پڑھیئے: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.[76]

یعنی (بُری) بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ حاجی امداد اللہ مُرْتَكِبُ الْبِدْعَةِ وَهُوَ فِي النَّارِ. (معاذ اللہ)

---

73 (فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، ص ۲۳، مسلم کتابوی لاہور، اشاعتِ اول، محرم الحرام ۱۴۲۰ھ، مئی ۱۹۹۹ء)

74 (براہین قاطعہ بجواب انوارِ ساطعہ، صفحہ ۱۵۲، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ کراچی)

75 (فتاویٰ رشیدیہ کامل، کتاب البدعات، صفحہ ۲۵۴، دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی)

76 (سنن النسائی، کتاب الجمعة، كيف الخطبة، 188/3، الحديث، 1578، : مكتب المطبوعات الإسلامية حلب الطبعة: الثانية، 1406 ھ/1986ء)

اہلِ بدعت کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی۔(مزید المجید از اشرف علی تھانوی)

انتباہ: دیوبندیوں کے نزدیک میلاد بدعت اور اس بدعت کا ارتکاب ان کے پیر و مرشد نے کیا تو وہ اہل بدعت ہوئے اور اہل بدعت شیطان۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بقول ان کے حاجی صاحب شیطان ہوئے۔(**معاذ اللہ**)

مدارات(خوش اخلاقی) تو حضور ﷺ نے کافروں تک فرمائی ہے وہ تو بدعتی نہ تھے۔ کافر کی مدارات میں فتنہ نہیں بدعتی کی مدارات(تعظیم) میں فتنہ ہے۔ (الافاضات الیومیہ)

قول: مسلمانو! غور کرو کہ دیوبندیوں نے کمال کر دیا کہ اپنے پیر و مرشد کو پہلے بدعتی کہا پھر شیطان پھر کافر، بھلا بتایئے اب دیوبندیوں کے پیر و مرشد کیا ہوئے؟ اور وہ اس سزا کے مُستَوجِب(حقدار) کیوں ہوئے؟ صرف اس لئے کہ اُنہوں نے میلاد شریف میں کیوں شمولیت کی اور اس میں سلام و قیام کیوں کیا۔ بلکہ یہ لوگ اس قوم(کفار) سے بھی بڑھ کر ہوئے۔[77](براہین قاطعہ)

تبصرہ اُویسی: لیکن اب دیوبندی میلاد کے جلسے کرنے لگ گئے ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے اکابر کیا کہتے تھے اور تم کیا کر رہے ہو شتر مرغ تو نہیں ہو!

دیوبندیوں کے نرالے خواب: "برخورداری(دین دار) خاتون سلما کا کارڈ بھی میرے نام آیا، جس میں برخورداری(دین دار خاتون) نے ایک خواب درج کر کے درخواست کی ہے کہ حضرتِ والا کی خدمت مبارکہ میں عرض کر کے مَنگا دُوں لہٰذا ذیل میں نقل کی جاتی ہے: **وَھُوَ ھٰذَا** (اور وہ یہ ہے): ایک جنگل ہے، اُس میں میں ہوں، ایک تخت ہے، کچھ اُونچا سا، اُس پر زِینہ(سیڑھی) ہے۔ ایک میں اور دو تین آدمی ہیں، ہم سب کھڑے ہیں، حضرت رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں۔ اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں، حضرت ﷺ تشریف لائے اور زینے(سیڑھی) پر چڑھ کر میرے سے بغل گیر ہوئے اور مجھ کو زور سے بھینچ(دبوچ) دیا۔ جس سے سارا تخت مل گیا اَلخ۔"[78](اصدق الرویا، ص ۲۳، ج۲)

(۲) حضور ﷺ بس اشرف علی جیسے ہی تھے۔ آپ کا قد مبارک اور چہرہ شریف اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی جیسا تھا۔[79](اصدق الرؤیا)

حضور ﷺ ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔[80](اصدق الرؤیا)

شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔[81](اصدق الرؤیا)

---

77 (براہینِ قاطعہ، ص152، دارالاشاعت، اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی، اشاعت اوّل، مارچ1987ء)

78) (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، 2/23، غیر مطبوعہ)

79) (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، 2/5، غیر مطبوعہ)

80) (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، 2/25، غیر مطبوعہ)

81) (اصدق الرویا، النور بابت ماہ رجب المرجب، 1355ھ، 2/37، غیر مطبوعہ)

اُنہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں پھر باجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا کہ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہیں؟ باجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ الخ۔[82] (اصدق الرؤیا)

یاد رہے کہ یہ باجی مولوی اشرف علی تھانوی کی بوڑھی بیوی تھی۔

(۳) ”میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اَندیشہ (خوف) ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے۔ حضرت نے فرمایا: اُن صاحب نے کہا کہ میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا: یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔“[83]

(مزید المجید اشرف علی تھانوی، ص ٦٦ اضافاتِ یومیہ میں ١٣٣ ج ١)

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دیوبندی مولوی کو سینے سے لگایا۔ (استغفر اللّٰہ)

(۴) فاطمۃ الزہرا رضی اللّٰہ تعالی عنہا نے ایک دیوبندی مولوی کو سینے سے لگایا:

ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اُنہوں نے ہم کو اپنے سینے سے لگایا۔[84] (اضافاتِ یومیہ، اشرف علی تھانوی ص ٣٧ ج ٣)

تبصرہ اُویسی غفرلہ: ایمان سے بولو کیا یہ سیدہ خاتونِ جنت کی توہین ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مرزا قادیانی نے اس قسم (حرکت) کی، تو پھر دیوبندیوں نے اُسے کیوں گستاخ و بے ادب کہا۔

(۵) ”ولایتِ مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور جناب سیّدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی المرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے خوب اچھی طرح شُست و شو (صاف صفائی) کی، جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شُست و شو (صاف صفائی) کرتے ہیں۔ اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پہنایا۔“[85] (صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی، صفحہ ٣٠٧)

(٦) ”میں نے گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ جناب (اشرف علی تھانوی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ اُنہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، اُنہوں نے دریافت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھوں گی۔ اُنہوں نے بڑے اِشتیاق (شوق) کے ساتھ کہا ضرور۔ اِتنے میں کسی نے کہا یہ

---

82) (اصدق الرویا، النور بابتہ ماہ جمادی الاولی 1355ھ، 2/26، غیر مطبوعہ)

83) (ملفوظات حکیم الامت، کتاب العقائد، معنی استمداد از ارواح مشائخ، 15/182، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

84) (ملفوظات حکیم الامت (لعنتی شخص)، 8/65، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، سن اشاعت 1423ھ)

85) (مخزن احمدی، فارسی، 1/24، ناشر: مطبع مفید عام، آگرہ، مقام اشاعت: آگرہ انڈیا، سن اشاعت 1882ء)

عائشہ صدیقہ ہیں۔اب بڑے غور اور حیرت سے اُن کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت اور شکل وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت عائشہ کیسے ہوگئیں؟"[86] (اصدق الرؤیا)

(۷)"ایک مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت عقدِ ثانی کا داعی (یعنی دوسری شادی کا خواہش) کیا پیش آیا تھا؟ فرمایا: سادگی، دینداری اور بے نفسی داعی ہوئی۔ جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔جب مرحوم کی وفات ہوگئی اُن کے گھر میں رہنے کی بجُز عقد (سوائے نکاح) کے اور کوئی صورت نہ تھی۔ نیز اُس کے مُتعلّق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔اِس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمرِ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوقتِ نکاح حضور کے ساتھ تھی وہ ہی نسبت اِن کو ہے۔"[87]

ماں کے ساتھ نکاح۔توبہ، توبہ اور تعبیر واہ، واہ، سبحان اللہ۔

(۸)"اگر صحابہ کرام میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اِن حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔" (الافاضات الیومیہ)

فائدہ: اپنی شکل خواب بے نظیر محبوب خدا کے مطلوب حضرت محمد مصطفی ﷺ سے ملا کر بتایا اور اس کے پیارے یاروں اور قیامت کے ساتھیوں کو شیطان سے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

ایسے بُرے مذہب پر لعنت کیجئے

(۹)"حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جنّت ہے اور اُس میں ایک چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا: اے اللہ یہ کیسی جنّت ہے جس میں چھپر ہیں؟ جس وقت صبح کو مدرسہ آیا تو مدرسہ کے چھپر پر نظر پڑی تو ویسے ہی چھپر تھے۔"[88]

گویا دیوبند بہشت ہی ہے تو پھر سارے ملک کے دیوبندی وہاں جاکر ٹھہریں ان کو فائدہ یہی کہ وہ اپنی بہشت میں چلے جائیں اور ہمارا فائدہ یہ کہ ان کی شرارتوں سے ہمیں نجات مل جائے گی۔

---

86) (حکیم الامت از عبد الماجد دریابادی، ۱۹۴۱ء، ص540، ایم شمس الدین تاجران کتب، مسلم مسجد، لاہور، باراول ۱۹۶۷ء)

87) یعنی میں اس بات کو یوں سمجھتا ہوں کہ جس عمر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکاح کیا تھا، اسی طرح کی عمران (تھانوی اور اس کی چھوٹی زوجہ) کی بھی ہے۔(طضیائی)
(ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ 112: حضرت کے عقدِ ثانی کا واقعہ، 1/99، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان)

88)(الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ بسلسلہ ملفوظات حکیم الامت، ملفوظ نمبر ۱۰۹، جلد ۴، صفحہ ۹۶، ناشر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

انتباہ: یہ لوگ من گھڑت خواب تیار کرنے کے بڑے ماہر ہیں وہ صرف اسی لئے کہ لوگ (عوام) ان کے معتقد ہوں ورنہ ایسے بے تکے خواب صرف انہی کو کیوں آتے ہیں؟ پھر یہ ان کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ فقیر نے ان کے دیگر بے شمار خواب اور اس کی تعبیریں اور وضاحتیں تصنیف بلی کے خواب میں چھیچھڑے میں لکھے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

وصلى الله تعالى على حبيبه الكريم وعلى اله واصحابه اجمعين وعلماء ملته واولياء امته اجمعين

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۲۹ ج ۲، ۱۳۹۴ھ

بہاول پور، پاکستان